کتاب عبید رضا کے ورق پر عطا کیجیے مضمون عنوان والے

کلام عبید رضا

الحاج اویس رضا قادری کے کچھ کلام کا مجموعہ

جامع: محمد رضا قادری (ناگپور، انڈیا)

PUBLISHED BY : SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION



کلام عبید رضا

الحاج اویس رضا قادری کے کچھ کلام کا مجموعہ

جامع: محمد رضا قادری (ناگپور)





Published By :
SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

About
Sabiya Virtual Publication

Sabiya Virtual Publication is a publishing service
By Abde Mustafa Official.

It's a virtual publication system,
If you are a writer then we offer you to Compose and publish
your articles, books and other text contents.

Terms and conditions apply.

Visit our website : www.abdemustafa.in

Contact details :

Sabiya Virtual Publication By Abde Mustafa Official
Email : Abdemustafa78692@gmail.com
WhatsApp : +919102520764

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

تضمین کلامِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

تمہیں فرش سے عرش پر جانے والے
تمہیں نعمتیں رب سے دلوانے والے
ترے آگے سب ہاتھ پھیلانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

ہے بے مثل ترا کرم جانِ عزت
غلاموں پہ ہر دم ہے تری ہے عنایت
وہ گلشن ہو سحرا ہو دریا کہ پربت
برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

سواری سے اپنی تو جس دم اترنا
مدینے کے زائر ذرا تو سنبھلنا

وہاں تھا مرے مصطفیٰ ﷺ کا گزرنا

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا

ارے سر کا موقعہ ہے او جانے والے

ہے مکے کے جلوے بھی مانا کہ اچھے

مگر میں مدینے کی عظمت کے صدقے

اسے تو ہے نسبت مرے مصطفیٰ سے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے

غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

یہ منکر منافق ہے گندا ہے واللہ

غلاظت کا بلکہ پلندہ ہے واللہ

جو مردہ کہے تم کو وہ مردہ ہے واللہ

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

غلامِ نبی ﷺ خلد میں جا بسے گا

جہنم میں آقا ﷺ کا منکر جلے گا

جو سُنّی ہے وہ تو ہمیشہ کہے گا

رہے گا یونہی اُن ﷺ کا چرچا رہے گا

پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

کبھی غوث و خواجہ کے نعروں سے الجھے

کبھی اولیاء کی مزاروں سے الجھے

یہ کھا کر نیازیں نیازوں سے الجھے

تِرا کھائیں تیرے غلاموں سے اُلجھیں

ہیں منکر عجب کھانے غُرّانے والے

صدا گیت اُن ﷺ کی محبت کے گانا

جگر نجدیوں کے یونہی تم جلانا

عبؔید رضا اُن ﷺ سے دھوکا نہ کھانا

رضا کا یہ پیغام سب کو سنانا

رضا نفسِ دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

جشنِ ولادت مناؤ

جشنِ ولادت مناؤ ، جشنِ ولادت مناؤ
شادی کے نغمے سناؤ جشنِ ولادت مناؤ

آمد ہوئی مصطفٰی کی آئی صدا مرحبا کی
راہوں میں آنکھیں بچاؤ جشنِ ولادت مناؤ

آمد کی دھومیں مچی ہو یارو یہ گلیاں سبھی ہوں
کچھ جوش ایسا دیکھاؤ جشنِ ولادت مناؤ

یارو ہرے پرچموں سے رنگ بہ رنگ قمقموں سے
اپنے گھروں کو سجاؤ جشنِ ولادت مناؤ

گیت اُن کے گاتے ہی رہنا دن یہ مناتے ہی رہنا
بچوں کو بھی یہ سکھاؤ جشنِ ولادت مناؤ

دل سے کدورت مٹا کر شکوے شکایت بھلا کر
سب کو گلے سے لگاؤ جشنِ ولادت مناؤ

لب پہ رہے اُن کی باتیں دل میں رہے اُن کی یادیں
اس طرح محفل میں آؤں جشنِ ولادت مناؤ

رحمت کے بادل گھرے ہیں چھم چھم برسنے لگے ہیں
خوب آج اس میں نہاؤ جشنِ ولادت مناؤ

مولائے کل آگئے ہیں ختمِ رسول آگئے ہیں
نعرہ یہ مل کے لگاؤ جشنِ ولادت مناؤ

واللہ عبیدؔ اپنی عزت ہے نعت ہی کی بدولت
اس کو وظیفہ بناؤ جشنِ ولادت منا

سرکارِ غوث اعظم نظرِ کرم خدارا

سرکارِ غوث اعظم نظرِ کرم خدارا
مرا خالی کاسہ بھر دو میں فقیر ہوں تمہارا

جھولی کو مری بھر دو ورنہ کہے دنیا
ایسے سخی کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا

سب کا کوئی نہ کوئی دنیا میں آسرا ہے
میرا بجز تمہارے کوئی نہیں سہارا

میراں بنے ہیں دولہا محفل سجی ہوئی ہے
سب اولیاء براتی کیا خوب ہے نظارا

یہ ادائیں دستگیری کوئی مرے دل سے پوچھے
وہی آگئے مدد کو میں نے جب جہاں پکارا

یہ ترا کرم ہے یا غوث جو بلا لیا ہے در پر
کہاں روسیا فریدی کہاں آستاں تمہارا

یہ ترا کرم ہے غوث جو بنا لیا ہے اپنا
کہاں مجھ سا یہ کمینہ کہاں سلسلہ تمہارا

کچھ خوف روزِ محشر کا عبؔید کو ہو کیوں کر
گردن میں اس کی پٹا یا غوث ہے تمہارا

جب گنبدِ خضرا پہ وہ پہلی نظر گئی
آنکھوں کے راستے میرے دل میں اتر گئی

برسی تھی اس قدر کہ نہا سا گیا ادھر
وہ بارشِ کرم مرے دامن کو بھر گئی

جو کہ سکا نہ لب سے ملی وہ مراد بھی
مرے سکوت پر بھی شہا کی نظر گئی

مر کر بھی نہ مروں گا میں اللہ کی قسم
یہ جان ان ﷺ کے ذکر میں میری اگر گئی

دل بھی ہے شاد شاد طبیعت ہے پُر بہار
لگتا ہے آج میری مدینے خبر گئی

طیبہ سے لوٹنا کسی عاشق سے پوچھیے
ایسا لگے کہ روح بدن سے گزر گئی

آواز عبؔید تیری بفیضانِ نعت ہی
سینوں میں عاشقانِ نبی ﷺ کے اتر گئی

مانگنے کا مزہ ہے دیار پر

مانگنے کا مزہ ہے درِیار پر
ہر طلب پر عطا ہے درِیار پر

کون لب کھولتا ہے درِیار پر
بے طلب مل رہا ہے درِیار پر

مانگ ان سے نہیں جن کے لب پر نہیں
جو بھی مانگا ہے ملا ہے درِیار پر

بخش دے یا خدا سُن کے فرما ترا
آج حاضر گدا ہے درِیار پر

کیوں نہ مانگے عبؔید ان کے در پر قضا
جی گیا ہے جو مرا درِ یار پر

چاروں طرف نور چھایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

چاروں طرف نور چھایا آقا ﷺ کا میلاد آیا
خوشیوں کا پیغام لایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

خوشیاں مناتے ہیں وہی جھنڈے لگاتے ہیں وہی
جن پر ہوا ان ﷺ کا سایہ آقا ﷺ کا میلاد آیا

غوث الوریٰ اور داتا نے مرے رضا اور خواجہ نے
سب نے ہی دن یہ منایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

نعت نبی ﷺ تم سناؤ عشق نبی ﷺ کو بڑھاؤ
ہم کو رضا نے سکھایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

کر عبید اُن ﷺ کی مدحت تجھ پر خدا کی ہے رحمت
تم نے مقدر یہ پایا آقا ﷺ کا میلاد آیا

ہو کرم سرکار ﷺ اب تو ہو گئے غم بے شمار

ہو کرم سرکار ﷺ اب تو ہو گئے غم بے شمار
جان و دل تم ﷺ پر فدا اے دو جہاں کے تاجدار ﷺ

میں اکیلا اور مسائل زندگی کے بے شمار
آپ ﷺ ہی کچھ کیجیے نا اے شہ عالی وقار

یاد آتا ہے طوافِ خانہ کعبہ مجھے
اور لپٹنا ملتزم سے والہانہ بار بار

سنگ اسود چوم کر ملتا ہے مجھے کیف و سرور
چین پاتا دیکھ کر دل مستجاب و مستجاب

یا خدا دکھلا حطیمِ پاک میضا و مقام
اور صفا مروہ مجھے بحر رسولِ ذی وقار

جا رہا ہے قافلہ طیبہ مگر روتا ہوا
میں رہا جاتا ہوں تنہا اے حبیبِ کردگار

جلد پھر تم لو بلا اور سبز گنبد دو دکھا
حاضری کی آرزو نے کر دیا پھر بے قرار

چوم کر خاکِ مدینہ جھومتا پھرتا تھا میں
یاد آتے ہیں مدینے کے مجھے لیل و نہار

گنبدِ خضرا کے جلوے اور وہ افطاریاں
یاد آتی ہیں بہت رمضان طیبہ کی بہار

یارسول اللہ ﷺ سن لیجیے مری فریاد کو
کون ہے جو کہ سنے ترے سوا میری پکار

حال پر میرے کرم کی اِک نظر فرمایئے
دل مرا غمگین ہے اے غمزدوں کے غمگسار

قافلے والوں سنو یاد آئے تو میرا سلام
عرض کرنا روتے روتے ہو سکے تو بار بار

غمزدہ یوں نہ ہوا ہوتا یوں عبیدؔ قادری
اس برس بھی دیکھتا گر سبز گنبد کی بہار

میں مدینے چلا، میں مدینے چلا

میں مدینے چلا ، میں مدینے چلا

پھر کرم ہو گیا میں مدینے چلا لا

کیف سا چھا گیا میں مدینے چلا

جھومتا جھومتا میں مدینے چلا

میرے آقا ﷺ کا در ہو گا پیش نظر

چاہیے اور کیا میں مدینے چلا

میرے گندے قدم اور ان کا حرم

لاج رکھنا خدا میں مدینے چلا

گنبدِ سبز پر جب پڑھی گئی نظر

کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا

سبز گنبد کا نور زنگ کر دے گا دور

پائے گا دل جلا میں مدینے چلا

اشک تھمتے نہیں پاؤں جمتے نہیں
لڑکھڑاتا ہوا میں مدینے چلا

میرے صدیق عمر ہو سلام آپ پر
اور رحمت صدا میں مدینے چلا

وہ خود کی زمیں جس کے اندر مکیں
میرے حمزہ پیا میں مدینے چلا

ان کا غم چشم تر اور سوز جگر
اب تو دے دے خدا میں مدینے چلا

ساقیا مے پلا میں مدینے چلا
مست و بے خود بنا میں مدینے چلا

ہاتھ اٹھتے رہے مجھ کو دیتے رہے
وہ طلب سے سوا میں مدینے چلا

نورِ حق کے حضور اپنے سارے قصور
بخشوانے چلا میں مدینے چلا

وہ بقیع کی زمیں جس کے اندر مکین
میرے مدنی ضیاء میں مدینے چلا

ان کے مینار پر جب پڑ گئی نظر
کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا

لطف تو جب ملے مجھ سے مرشد کہے
چل عبؔید رضا میں مدینے چلا

آگئے مژدہ شفاعت کا سنانے والے

آ گئے مژدہ شفاعت کا سنانے والے
نارِ دوزخ سے غلاموں کو بچانے

تو جلا سکتی نہیں سن لے جہنم ہم کو
ہم تو ہیں جشنِ ولادت کے منانے والے

کر کے احسان جتانا یہ نہیں شان اُن ﷺ کی
اور ہی ہوں گے وہ احسان جتانے والے

ہے مقدر میں بلندی ہی بلندی اپنے
ہم تو ہیں قدموں میں سر اُن ﷺ کے جھکانے والے

مر کے پہنچا لحد میں تو نکیروں نے کہا
مرحبا نعت شہ دیں ﷺ کے سنانے والے

کاش سرکار ﷺ سرِ حشر کہے مجھ سے عبید
آجا دامن میں مری نعت سنانے والے

ملے ہیں خاک سے لیکن بدن میلا نہیں ہوتا

ملے ہیں خاک سے لیکن بدن میلا نہیں ہوتا
فدایانِ محمد ﷺ کا کفن میلا نہیں ہوتا

محبت اہلِ بیتِ پاک کی جس دل میں پنہا ہو
صدا شفاف رہتا ہے وہ من میلا نہیں ہوتا

ثناء مصطفیٰ ﷺ لکھو کہ ان کی مدح کرنے سے
قلم میلا نہیں ہوتا سخن میلا نہیں ہوتا

نبی کے دین کی خاطر جو دیتا ہے عقیدت سے
وہ دولت کم نہیں ہوتی وہ دھن میلا نہیں ہوتا

ہمارے جرم کی کالک ہے حاضر بن کے فریادی
لباسِ پاک شاہِ مل منن میلا نہیں ہوتا

زباں تر جن کی رہتی ہے ثناء شاہِ بطحا میں
عبیؔد قادری ان کا دہن میلا نہیں ہوتا

اجمیر کا سفر اب مجھ کو عطا ہو خواجہ

اجمیر کا سفر اب مجھ کو عطا ہو خواجہ
چوکھٹ پہ تیری آکر منگتا کھرا ہو خواجہ

وہ قبر ہو کہ محشر، میزاب ہو یا پُل ہو
ہاتھوں میں میرے ہرجا دامن تیرا ہو خواجہ

موجِ الم نے مارا للہ دو سہارا
اس نے خدا سے تم تو مشکل کشا ہو خواجہ

رنج و الم کے مارے در پہ کھڑے سارے
ٹوٹے ہوئے دلوں کا تم آسرا ہو خواجہ

مسلم کی آبرو اب لٹتی ہے لاج رکھ لو
پستی میں کیوں گرا ہے رفعت عطا ہو خواجہ

زادِ سفر ہو اس کا اک ہار آنسوؤں کا
جس دم عبؔید تیرے در آرہا ہو خواجہ

تم چلو نہ میں چلا میں چلا

تم چلو نہ میں چلا میں چلا
سایہ افگن ہوئی رحمت مصطفیٰ

پھر مدینے کا مجھ کو بلاوا ملا
پھر کرم ہو گیا میں مدینے چلا

ساقی آ مئے پلا میں مدینے چلا
مست و بے خد بنا میں مدینے چلا

کیف سا چھا گیا میں مدینے چلا
جھومتا جھومتا میں مدینے چلا

ان کے مینار پر جب پڑے گی نظر
گنبدِ سبز پر جب پڑے گی نظر

منبر نور پر جب اٹھے گی نظر
کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا

میرے صدیق عمر ہو سلام آپ پر
اور رحمت سدا میں مدینے چلا

وہ اُحد کی زمیں ہے جہاں پر مکیں
میرے حمزہ پیا میں مدینے چلا

سبز گنبد کا نور زنگ کر دے گا دور
پائے گا دل جلا میں مدینے چلا

جو ہیں محبوبِ رب ﷺ اپنی اُن سے ہی سب
بخشوا لے خطا میں مدینے چلا

کیا کرے گا اِدھر باندھ رختِ سفر
چل عبیدرضا میں مدینے چلا

لطف تو جب ملے مجھ سے مرشد کہے
چل عبیدرضا میں مدینے چلا

مرحبا اے جان جاناں جان ایماں یا نبی ﷺ

مرحبا اے جان جاناں جان ایماں یا نبی ﷺ
مرحبا محبوب یزداں شاہ خوباں یا نبی ﷺ

آپ ﷺ آئے روشنی پھیلی اندھیرا چھٹ گیا
مرحبا سد مرحبا محر تاباں یا بنی ﷺ

فضلِ رب سے آگیا ہے جشن پھر میلاد کا
بخششوں کا مغفرت کا لے کے ساماں یا نبی ﷺ

کیوں نہ ہوں شاد مسلماں آپ ﷺ کے میلاد پر
ذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْ کہتا ہے قرآں یا نبی

آپ ﷺ کی آمد کا ڈنکا کیوں بجے نہ حشر تک
آپ ﷺ کی آمد جو ٹھہری رب کا احساں ہا نبی ﷺ

آپ ﷺ کا یوم ولادت عاشقوں کی عید ہے
جل اُٹھے شیطاں منانے ہم جو خوشیاں یا نبی ﷺ

آپ ﷺ کی آمد کا صدقہ دونوں عالم پا گئے
ہم گداؤں کا بھی بھر دیں آج دامن یا نبی ﷺ

لوگ کہتے ہیں عبید قادری کو نعت خواں
آپ ﷺ بھی کہہ دیں اسے اپنا ثناخواں یا نبی

میں جشنِ آمدِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں مناؤ گا

میں جشنِ آمدِ سرکار ﷺ یوں مناؤ گا
کہ جھوم جھوم کہ نعتِ نبی ﷺ سناؤ گا

ولادتِ شہِ دیں ﷺ کا مہینہ آیا ہے
گلی مکان دوکان آج سب سجاؤ گا

خدا کے فضل سے پھر بارہویں کی رات آئی
دلِ حزیں میں خوشی کے دیے جلاؤ گا

جلوسِ جشنِ ولادت میں احترام کے ساتھ
قدم قدم پہ درددوں کے گُل کھلاؤ گا

اٹھا کے ہاتھ میں پرچم نبی ﷺ کی عظمت کا
میں مرحبا کی صدائیں لگائے جاؤ گا

عروج مجھ کو ملا مجھے نعتِ مصطفیٰ ﷺ کے طفیل
کرم سے اُن ﷺ کے بلندی پہ اور جاؤں گا

ہے سر پہ تاج مرے نسبتِ رضا کا عبؔید
رضا کے نام کا صدقہ ہمیشہ کھاؤ گا

جشنِ صبح بہارا منائیں گے ہم

جشنِ صبح بہارا منائیں گے ہم
مرحبا کی صدائیں لگائیں گے ہم

سبز جھنڈے گھروں پر لگائیں گے ہم
اور شیطان کو یوں جلائیں گے ہم

جشن میلاد کا عید سے کم نہیں
گھر محلے دوکانیں سجائیں گے ہم

کوئی جل جل کے ہو خاک ہوتا رہے
اُن ﷺ کی آمد کی دھومیں مچائیں گے ہم

بزم میلاد میں جھومتے جھومتے
اپنے ہاوتھوں کو پرچم بنائیں گے ہم

عاشقوں کی تو گٹی میں ہے بارہویں
اپنے بچوں کو یہ سکھائیں گے ہم

نعت پڑھنا عبؔید اپنی عادت رہی
نعت پڑھتے ہی جنت میں جائیں گے ہم

محبوب ﷺ کے در پر جائوں وہ وقت مبارک آئے

محبوب ﷺ کے در پر جائوں وہ وقت مبارک آئے
تقدیر اپنی چمکاؤں وہ وقت مبارک آئے

جب پیشِ نظر ہو میرے مینار و گنبد ترے ﷺ
میں غش کھا کر گر جاؤں وہ وقت مبارک آئے

پھر زیرِ گنبدِ خضرا رو رو کے دستبستہ
سب حال میں ان کو سناؤ وہ وقتِ مبارک

دل کو اپنے سمجھا کر دیدار کی آس دِلا
رو رو کے میں سو جاؤں وہ وقتِ مبارک آئے

وہ خواب میں جلوہ دکھائیں سرکار ﷺ کرم فرمائے
میں قدموں میں گر جاؤں وہ وقت مبارک آئے

ہے دل کا عبیدؔ یہ ارماں پھر بن کے اُن ﷺ کا مہماں
دربار میں نعت سناؤں وہ وقت مبارک آئے

ایک نظر آسمان پہ ڈال مرحبا

ایک نظر آسمان پہ ڈال، مرحبا
چمکا ماہ نور کا ہلال، مرحبا
یا رسول اللہ مرحبا مرحبا
یا حبیب اللہ مرحبا مرحبا

بے کسوں سے ہے جنہیں پیار وہی آئے ہیں
جو دو عالم کے ہیں غمخوار وہی آئے ہیں
یا رسول اللہ مرحبا مرحبا
یا حبیب اللہ مرحبا مرحبا

جھنڈے لگاؤ گلیاں سجاؤ
کرلو چراغاں گھر جگمگاو
راضی ہوگا رب ذوالجلال، مرحبا
محفل سجائیں نعتیں سنائیں

آقا کی آمد کی دھومیں مچائیں
روز و شب یہی ہو اپنا حال، مرحبا

لاریب نبیوں کے سالار آئے
آئے دو عالم کے غم خوار آئے
شاہکار رب ذوالجلال، مرحبا

عاشق کی دل جگمگانے لگے ہیں
دیکھو ذرا مسکرانے لگے ہیں
دیدنی ہیں انکے خد و خال، مرحبا

صدقہ ولادت کا جلوہ دکھا دو
دل کی لگی اب تو آقا بجھا دو
دکھلا دو اپنا اب جمال، مرحبا

جود و سخاوت ہے عادت تمہاری
پھیلائے دامن کھڑے ہیں بھکاری
کر دو کرم آمنہ کے لال، مرحبا

جام شہادت پیا ہے جنہوں نے

اہل سنن کو جِلا دی انہوں نے

یاد آئینگے وہ ہر سال، مرحبا

شادی کے نغمے سناتے رہیں گے

جشن ولادت مناتے رہیں گے

وار دیں گے تم پہ جان و مال، مرحبا

پڑھنے لگا جب عبؔید ان کی نعتیں

ہونے لگیں چار سو اس کی باتیں

فیضِ رضا کا ہے سب کمال، مرحبا

یا رسول اللہ مرحبا مرحبا

یا حبیب اللہ مرحبا مرحبا

پڑھو درود کہ مولود کی گھڑی آئ

آئے سرکار ﷺ آئے میرے دلدار ﷺ آئے
ہر اک ساعت و لمحہ ہے قیمتی اس کا
ہر ایک رات سے بڑھ کر ملا اسے رتبہ
اسی لیے تو یہ شب بہترین کہلائی
خدا کا شکر کرو اور پڑھو درود ان پر
کہ آج لائے ہیں تشریف ہادی و رہبر ﷺ
زمانے بھر میں ہے مشہور جن کی یکتائی
چھٹے ہیں بادلِ غم خوشیاں ساتھ لائی
ہر ایک چہرے اب مسکراہٹ آئی ہے
ہر اک کے دل میں بجی ہے خوشی کی شہنائی
جہاں میں سبز پرچموں کی بہار آئی ہے
اور عاشقوں نے مکاں ہر گلی سجائی ہے

ہے شاد شاد نبی ﷺ کا ہر اک تمنائی
جہاں گونج اٹھا مرحبا کے نعروں سے
خوشی ہے کیسی نہ پوچھو یہ غم کی ماروں سے
یہی وہ رات ہے جو کیف کا سما لائی

انہی کے در سے ہی دریا جود بہتے ہیں
وہ آئے جو نہیں سائل کو نہیں کہتے ہیں
سخاوت ایسی عطا رب نے اُن ﷺ کو فرمائی

شبِ ولادتِ سرکار ﷺ کا ہے یہ صدقہ
کہ مل گیا ہے ثناخواں عبؔید کو جذبہ
مسافر اس کی یہ محنت جبھی تو رنگ لائی

میراں ولیوں کے سردار شَیًّا لِلّٰہ

میراں ولیوں کے سردار شَیًّا لِلّٰہ
تیری اونچی ہے سرکار شَیًّا لِلّٰہ
شَیًّا لِلّٰہ یَا عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانی

ہاتھ پھیلائے در پر کھڑا ہے غریب
تو ہے رب کا ولی تو نبی کے قریب
شاہِ جیلاں جلا دے مرا بھی نصیب
میں ہوں بیمار تو مرا طبیب
مرے بھی درد کی آج دے دے دوا
ترا بندہ ہے ناچار شَیًّا لِلّٰہ
شَیًّا لِلّٰہ یَا عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانی

ڈال دے مجھ پہ اپنی عطا کی نظر
دور کر مجھ سے خوفِ قضا و قدر

غم کی تاریکیاں سب مری ختم کر
زندگی کی مری ہو نئی اِک سحر
کشتیِ ناتواں کا تو ہے ناخدا
کر دے میرا بیڑا پار شَیًا لِلّٰہ
شَیًا لِلّٰہ یَا عَبْدُ اَلْقَادِر جِیْلاَنی

تری اے شاہِ جیلاں بڑی شان ہے
مرحبا اولیاء کا تو سلطان ہے
قادریوں کو تجھ بڑا ناز ہے
تری نسبت ہی تو اپنی پہچان ہے
ہم کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا
ترا ایسا ہے دربار شَیًا لِلّٰہ
شَیًا لِلّٰہ یَا عَبْدُ اَلْقَادِر جِیْلاَنی

شان اونچی تری مرے غوثِ جلی
ترے زیر قدم سارے غوث و ولی
مرے مرجھائے دل کی کھلا دے کلی
مری قسمت بری ہو تو کر دی بھلی
مرے لفظوں سے بھی شان تری سوا
ابن حیدرِ کرار شَیًّا لِلّٰہ
شَیًّا لِلّٰہ یَا عَبۡدُ اَلۡقَادِرِ جِیۡلَانی

عرس میں ترے آئے ہیں جنتے گدا
جھولیاں کھول کر دے رہے ہیں صدا
آج دامن مرادوں سے بھر دے مرا
اے غنی ترے در پہ بھکاری کھرا
ترے نانا ہیں مختارِ کل سروراں
دادا حیدر کرار شَیًّا لِلّٰہ
شَیًّا لِلّٰہِ یَا عَبۡدُ اَلۡقَادِرِ جِیۡلَانی

فیض ترا صدا ہم پہ جاری رہے
یوں ہی تری نظر پیاری پیاری رہے
قائم الفت دلوں میں تمہاری رہے
اور تم سے الفت پہچاں ہماری رہے
جب تلک ہم جیے ہو یہی مشغلہ
ترے نام کی تکرار شَیًّا لِلّٰہ
شَیًّا لِلّٰہ یَا عَبۡدُ الۡقَادِرِ جِیۡلَانی

ترے دربار میں آگیا جو گدا
اپنی من کی مرادوں کو وہ پا گیا
سن عبَید رضا کا بھی یہ مدعا
رقص کرتی ہے لب یہی اک صدا
چہرہ پاک سے آج پردا اٹھا
مرے میراں بس اک بار شَیًّا لِلّٰہ
شَیًّا لِلّٰہ یَا عَبۡدُ الۡقَادِرِ جِیۡلَانی

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا

گناہوں کی عادت چھڑا میرے مولا
مجھے نیک انساں بنا میرے مولا

جو تجھ کو جو تیرے نبی ﷺ کو پسند ہے
مجھے ایسا بندہ بنا میرے مولا

ہیں اُدعُونِی فرمان قرآن میں تیرا
تو سن لے میری التجا میرے مولا

تو مسجود میرا میں ساجد ہوں تیرا
تو مالک میں بندہ تیرا میرے مولا

تو لے گا اگر عدل سے کام اپنے
میں ہوں مستحق نار کا میرے مولا

جو رحمت تری شاملِ حال ہو تو
ٹھکانا ہے جنت میرا میرے مولا

تجھے تو خبر ہے میں کتنا بُرا ہوں
تو عیبوں کو میرے چھپا میرے مولا

میری تاقیامت جو نسلیں ہوں یارب
وہ سب عاشقِ مصطفیٰ ﷺ میرے مولا

نہ محتاج کر تو جہاں میں کسی کا
مجھے مفلسی سے بچا میرے مولا

ہے کعبے پہ نظریں عبؔید رضا کی
ہو مقبول ہر اک دعا میرے مولا

ادھر بھی نگاہ کرم غوث اعظم

شیا للہ یا عبد القادر
یا ساکن بغداد یا شیخ الجیلانی

ادھر بھی نگاہ کرم غوث اعظم
کرو دور رنج و علم غوث اعظم

میرا ہر مرض دور ہو جائے پیارے
کرو ایسا آکر کے تم غوث اعظم

بہت چبھ رہا ہے خدارا نکالو
میرے اس تیر الم غوث اعظم

کہیں گر نہ جاؤں خدارا سنبھالو
میرے ڈگمگاءے قدم غوث اعظم

تیرا ہوں میں تیرا میرے اس کہے کا
سر حشر رکھنا بھرم غوث اعظم

کھلاتا پلاتا ہے رب دو عالم
تجھے دے کے اپنی قسم غوث اعظم

مدینے سے نجدی بلا کو نکالو
کرو ان کے سر کو قلم غوث اعظم

جلا پائے گا دل عبؔید رضا کا
ذرا رکھ دو اپنا قدم غوث اعظم

تم نے شہِ جیلاں مجھے بغداد بلایا

تم نے شہِ جیلاں مجھے بغداد بلایا
یوں میرے مقدر کو شہا تم نے جگایا

دیکھوں تیرا دربار میری یہ تھی تمنا
مدت کا میرے دل کا یہ ارماں بھر آیا

ہاں ہاں تمہے معلوم ہے کیا چاہئیے مجھ کو
یا غوث کرم کر میں بڑی دور سے آیا

ٹکروں سے تیرے در کے شہا پلتی ہے دنیا
مالک ترے جد کو ترے اللہ نے بنایا

ہو شکر ادا کیسے تمہارا شہ جیلاں
کہ مجھ پاپی کو دربار کا دیدار کرایا

ہر آرزو بر آئے اویؔسِ رضوی کی
یہ عرض لیے آقا کراچی سے میں آیا

نظروں میں صدا رکھنا عبیؔد رضوی کو
میراں ہو سر پہ ہمیشہ ترا سایہ

اُمّت کو اے خدایا تیرا ﷺ ہی آسرا ہے

اُمّت کو اے خدایا تیرا ﷺ ہی آسرا ہے
شیرازہ اِس کا بھرا تیرا ﷺ ہی آسرا ہے

غیروں نے ظلم توڑا اپنوں نے ہائے چھوڑا
دے دے تو ہی سہارا تیرا ﷺ ہی آسرا ہے

دل خون رو رہا ہے رنجور ہو رہا ہے
حالات نے ستایا تیرا ﷺ ہی آسرا ہے

دشمن ملے ہوئے ہیں جنگ پر تلے ہوئے ہے
چاروں طرف سے گھیرا تیرا ﷺ ہی آسرا ہے

پھر سے کوئی عمر دے اعدا کی جو خبر لے
ہر ایک نے پکارا تیرا ﷺ ہی آسرا ہے

بندوں کو اپنے دے دے اسباب زندگی کے
ظلم و ستم نے مارا تیرا ﷺ ہی آسرا ہے

کرتا ہے التجا اب تیرا عبؔید یا رب
کر دے کرم خدایا تیرا ﷺ ہی آسرا ہے

اوج پانا مرے حضور ﷺ کا ہے

اوج پانا مرے حضور ﷺ کا ہے
عرش جانا مرے حضور ﷺ کا ہے

عرش سے بھی پرے وہ ہو آئے
آنا جانا مرے حضور ﷺ کا ہے

شادیانے بجے شبِ معراج
آج جانا مرے حضور ﷺ کا ہے

میں ہوں تیار انتظار یہ ہے
کہ کب بلانا مرے حضور ﷺ کا ہے

بیٹھے بیٹھے مدینہ گھوم آئے
کیا بلانا مرے حضور ﷺ کا ہے

دینے والی ہے ذات اللہ کی
پر دلانا مرے حضور ﷺ کا ہے

بے زباں بول اٹھے ہتھیلی میں
جب پڑھانا مرے حضور ﷺ کا ہے

چاند کیوں کر نہ ہو گا دو ٹکرے
حکم پانا مرے حضور ﷺ کا ہے

لعل و یا قوت و نیلم و مرجان
ہر خزانہ مرے حضور ﷺ کا ہے

جان بے جاں بدن میں لوٹ آئی
مسکرانا مرے حضور ﷺ کا ہے

دل عبیؔد رضاؔ کا ہے گلشن
دل سجانا مرے حضور ﷺ کا ہے

کاش کہنے لگے یہ لوگ عبیؔد
تو دیوانہ مرے حضور ﷺ کا ہے

جو ہو چکا ہے جو ہو گا حضور ﷺ جانتے ہیں

جو ہو چکا ہے جو ہو گا حضور ﷺ جانتے ہیں
تری عطا سے خدایا حضور ﷺ جانتے ہیں

وہ ﷺ مومنوں کی تو جانوں سے قریب ہوئے
کہاں نے کس نے پکارا حضور ﷺ جانتے ہیں

ہرن یہ کہنے لگی چھوڑ دے مجھے صیاد
میں لوٹ آؤں گی واللہ حضور ﷺ جانتے ہیں

ہرن نے اونٹ نے چڑیوں نے کی یہی فریاد
کہ اُن کے غم میں مداوا حضور ﷺ جانتے ہیں

بلا رہے ہیں نبی ﷺ جا کہ اتنا بول اسے
درخت کیسے چلے گا حضور ﷺ جانتے ہیں

وہابیوں کا عقیدہ وہ غیب دان نہیں
صحابیوں کا عقیدہ حضور ﷺ جانتے ہیں

کہاں مریں گے ابو جہل و عتبہ و شیبہ
کہ جنگِ بدر کا نقشہ حضور ﷺ جانتے ہیں

اسی لئے تو سلایا ہے اپنے پہلو میں
کہ یارِ غار کا رتبہ حضور ﷺ جانتے ہیں

عمر نے تن سے جدا کر دیا تھا سر جس کا
وہ اپنا ہے کہ پرایا حضور ﷺ جانتے ہیں

نبی ﷺ کا فیصلہ نہ مان کر وہ جاں سے گیا
مزاج عمر کا ہے کیسا حضور ﷺ جانتے ہیں

وہی ہیں پیکر شرم و حیا و ذوالنورین
مقام ان کی حیا کا حضور ﷺ جانتے ہیں

وہ خود شہید ہیں بیٹے، نواسے، پوتے شہید
علی کی شانِ یگانہ حضور ﷺ جانتے ہیں

ہے جس کے مولا حضور ﷺ اس کے علی مولا
ابوتراب کا رتبہ حضور ﷺ جانتے ہیں

میں ان کی بات کروں یہ کہاں مری اوقات
کہ شانِ فاطمہ زہرہ حضور ﷺ جانتے ہیں

جناں میں کون ہیں سردار نوجوانوں کے
حسن حسین کے نانا حضور ﷺ جانتے ہیں

نہیں ہے زادِ سفر پاس جن غلاموں کے
انہیں بھی در پہ بلانا حضور ﷺ جانتے ہیں

خدا ہی جانے عبؔید اُن ﷺ کو ہے پتا کیا کیا
ہمیں پتا ہے بس اتنا حضور ﷺ جانتے ہیں

جب تک جیوں میں آقا ﷺ کوئی غم نہ پاس آئے

جب تک جیوں میں آقا ﷺ کوئی غم نہ پاس آئے
جو مروں تو ہو لحد پر تیری ﷺ رحمتوں کے سائے

میری زندگی کا مقصد ہوئے کاش عشقِ احمد ﷺ
مجھے موت بھی جو آئے اسی جستجو میں آئے

ہے خزاں نے ڈالے ڈیرے مرجھا گئے ہیں سب گُل
میرے اُجڑے باغ میں پھر آقا ﷺ بہار آئے

جسے مارا ہو غموں نے جسے گھیرا ہو دکھوں نے
میرا مشورہ ہے اس کو وہ مدینہ ہو کے آئے

کوئی غار ثور میں یوں بازبانِ حال بولے
نہ ہٹاؤں گا انگوٹھا میری جان اگرچہ جائے

مولا علی کی طاعت کہ وہ شان اللہ اللہ
جس کے لیے وہ ڈوبا سورج بھی لوٹ آئے

درِ یار پر پڑا ہوں اس امید پر گرا ہوں
جو گرا ہوا ہو خود ہی اسے کون اب گرائے

میں غلامِ پنجتن نہ سمجھنا بے سہارا
میں ہوں غوث کا دیوانہ کوئی ہاتھ تو لگائے

یہی آرزو دلی ہے تیری بزم میں کسی دن
یہ تیرا عبیدؔ آئے تجھے نعت بھی سنائے

جام الفت کا پلا دو یا رسول ﷺ

جام الفت کا پلا دو یا رسول ﷺ
اپنا دیوانہ بنا دو یا رسول ﷺ

میری قسمت کو جگا دو یا رسولو ﷺ
اک جھلک اپنی دکھا دو یا رسول ﷺ

بخش دے گا ہر خطا میری خدا
تم ذرا لب کو ہلا دو یا رسول ﷺ

روسیاں ننگے خلاءق بے عمل
آگیا بخشش دلا دو یا رسول ﷺ

آگیا بیمار اے میرے طبیب
دو شفاے کاملہ دو یا رسول ﷺ

عمر بھر تیری ثنا خوانی کروں
ہر رکاوٹ کو ہٹا دو یا رسول ﷺ

کر نہیں سکتا ثنا تیری عبیدؔ
دو سلیقہ ثنا دو یا رسول ﷺ

اپنی لگن لگا دے، اپنی لگن لگا دے

اپنی لگن لگا دے ، اپنی لگن لگا دے
میری خودی مٹا دے ، اپنی لگن لگا دے

اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو

ایسا گموں میں خود سے ، خود کو نہ ڈھونڈ پاؤ
ایسی فنا بقا دے ، اپنی لگن لگا

اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو

دریائے معرفت میں ڈوبا رہوں میں ہر دم
عارف مجھے بنا دے ، اپنی لگن لگا دے

اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو

میرے نفس نفس میں ھو ھو کی ہو صدائیں
دل آئینہ بنا دے ، اپنی لگن لگا دے

اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو

مصروفیت ہو کوئی ، تیرا نہ ذکر چھُوٹے
اپنا تو حق سکھا دے ، اپنی لگن لگا دے

اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو

قلبی و روحی و سری، افا خفی و سوری
مولا انہیں جگا دے اپنی لگن لگا دے

اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو

دے ذکر کی حلاوت ، دے روح میں لطافت
پرواز بھی سکھا دے ، اپنی لگن لگا دے

اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو

اے مہرباں کرم کر ، کھل جائیں دل کی آنکھیں
پردے مرے ہٹا دے ، اپنی لگن لگا دے

اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو

مولا عبؔید کو بھی ، قلبِ سلیم دے کر
حق آشنا بنا دے ، اپنی لگن لگا دے
اللہ اللہ اللہ ھو اللہ اللہ اللہ ھو

کیوں کرنہ میرے دل میں ہو الفت رسول ﷺ کی

کیوں کرنہ میرے دل میں ہو الفت رسول ﷺ کی
جنّت میں لے کے جائے گی چاہت رسول ﷺ کی

چلتا ہوں میں بھی قافلے والوں رکو ذرا
ملنے دو بس مجھے بھی اجازت رسول ﷺ کی

پوچھے جو دین و ایمان نکیرین قبر میں
اس وقت میرے لب پہ ہو مدحت رسول ﷺ کی

تڑپا کے اُن ﷺ کے قدموں میں مجھ کو گرادے شوق
جس وقت ہو لحد میں زیارت رسول ﷺ کی

سرکار ﷺ نے بلا کے مدینہ دکھا دیا
ہو گی مجھے نصیب شفاعت رسول ﷺ کی

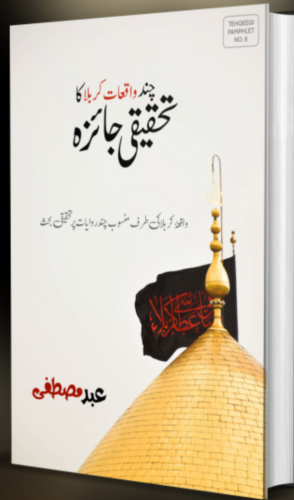
یارب جَلَّ جَلَالُہٗ دکھا دے آج کی شب جلوۂ حبیب ﷺ
اک بار عطا ہو زیارت رسول ﷺ کی

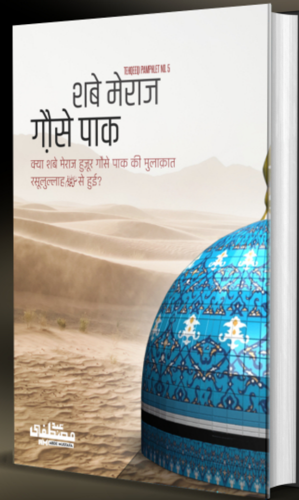
دامن میں اُن ﷺ کے لے لو پناہ آج منکروں
مہنگی پڑے گی ورنہ عداوت رسول ﷺ کی

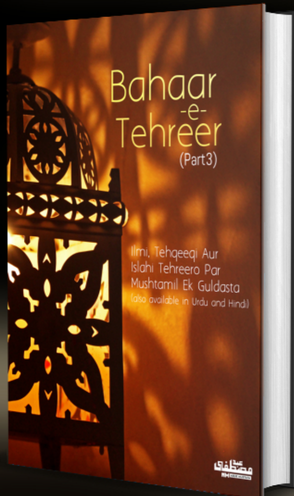
تو ہے غلام اُن ﷺ کا عبید رضا ترے
محشر میں ہو گی ساتھ حمایت رسول ﷺ کی

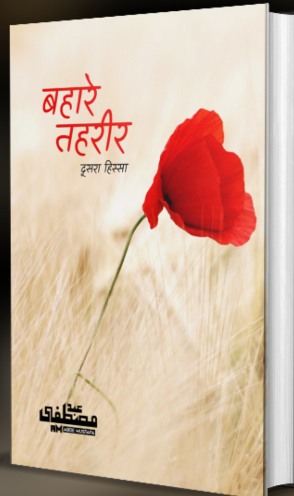
OUR OTHER PAMPHLETS





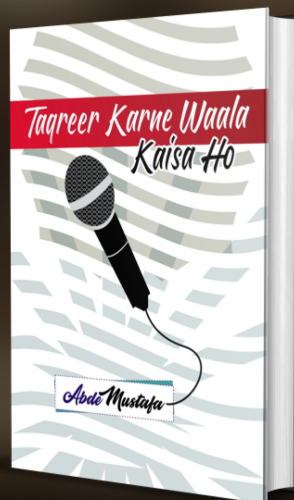














SABIYA VIRTUAL PUBLICATION